© rasailojaraid.com

بہر حال واقعۂ طلاق یا ارادہ طلاق کو تسلیم کرنے میں میرے تامّل و تردد کا دار و مدار فقط ایک دو راویوں کی ثقاہت یا عدمِ ثقاہت پر نہیں ہے بلکہ اس کے متعدد وجوہ ہیں، جن میں سے ایک بڑی وجہ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں، یہ ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے صحیحین میں وہ روایات تو لے لی ہیں جن میں حضرت سودہؓ کے حضرت عائشہؓ کو اپنی باری سپرد کرنے کا ذکر ہے لیکن وہ روایات ترک کر دی ہیں جن میں طلاق کا بیان آیا ہے۔ میں نے بعض دیگر اشکالات کا ذکر سابق جواب میں کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی قابلِ بیان ہے کہ مستشرقین نے اس طلاق کے مسئلے میں خاص دلچسپی ظاہر کی ہے۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں جو مقالہ حضرت سودہؓ سے متعلق ہے، اس میں صحیحین و سنن کی تو کسی روایت کا نوٹس تک نہیں لیا گیا لیکن ابن سعد کے حوالے سے یہ بات اہتمام سے درج ہے کہ حضرت سودہؓ کو طلاق دی گئی تھی۔

آپ کا یہ مشورہ بہت صائب اور قابلِ قدر ہے کہ علمی مسائل میں سہل انگاری نہیں ہونی چاہیے۔ میں پہلے بھی اس کے مطابق عمل کی سعی کرتا ہوں، آئندہ انشاء اللہ مزید احتیاط سے کام لوں گا۔

ضروری اعلان

تفہیم القرآن جلد دوم ۔ سورۃ الاعراف تا سورۃ بنی اسرائیل

جو

ایک عرصہ سے ختم تھی ۔ الحمد للہ اس کا تیسرا ایڈیشن طبع ہو کر فرمائشوں کی تعمیل ہو رہی ہے ۔ اس وقت ہر سہ جلد بہ تفصیل ذیل مل سکتی ہیں۔

جلد اول سورۃ فاتحہ تا سورۃ الانعام قسم اول ۲۲/۵۰ علاوہ اخراجات

جلد دوم ۔ سورۃ الاعراف تا سورۃ بنی اسرائیل قسم اول ۲۴/۵۰ محصول ڈاک

جلد سوم ۔ سورۃ الکہف تا سورۃ الروم قسم اول ۲۴/۵۰ اپنی فرمائش سے جلد طبع ہو رہی

مکتبہ تعمیر انسانیت ۔ موچی دروازہ ۔ گجر گلی ۔ لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطبوعات

تذکرہ علمائے ہند | تالیف: مولوی رحمٰن علی مرحوم و مغفور۔ ترتیب و ترجمہ: جناب محمد ایوب قادری صاحب۔ صفحات: ۷۰۸۔ قیمت: پندرہ روپے۔

علمائے پاک و ہند کی دینی خدمات اور اُن کے حالات زندگی کے تذکرے یوں تو کئی کتابوں میں بکھرے ہوئے ملتے ہیں مگر یہ تذکرے عام طور پر مقامی علماء کے حالات پر مشتمل ہیں۔ ایسی کتابیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں جن میں اس برصغیر کے علماء کے حالات یکجا مدون کیے گئے ہوں۔ اس نوعیت کے صرف دو تذکرے مشہور اور متداول ہیں۔ ایک مولانا حکیم عبدالحیٔ لکھنوی مصنف "گل رعنا" کی قابل قدر عربی تصنیف "نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر" جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ دوسری مولوی رحمان علی مرحوم کی زیر نظر کتاب "تذکرہ علمائے ہند" جسے فاضل مصنف نے فارسی میں مرتب کیا تھا یہ کتاب ۱۳۰۵ھ (۱۸۸۷-۹۱ء) میں لکھی گئی اور اس کا پہلا ایڈیشن ۱۸۹۴ء میں منظر عام پر آیا۔ اس کے بعد ۱۹۱۴ء میں اسے مشہور مطبع نول کشور نے شائع کیا۔ اب پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس کی اشاعت کا انتظام کیا ہے۔

اس کے ترجمے، ترتیب اور حواشی لکھنے میں محمد ایوب قادری صاحب نے جس محنت، جانفشانی اور قابلیت کا ثبوت دیا ہے وہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے۔

کتاب کے مطالعہ سے صرف ایک چیز ذہن میں کھٹکتی ہے کہ اس میں فاضل مرتب نے اس غیر جانبداری کو ملحوظ نہیں رکھا جو ایک تذکرہ نگار کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ چونکہ مولوی رحمان علی صاحب مرحوم اپنے معاصر علمائے بدایوں اور بریلی سے حد درجہ متاثر تھے اس لئے دوسرے مکاتیب فکر کے علماء کا ذکر یا تو سرے سے ہی نظر انداز کر دیا گیا ہے یا اگر کیا بھی گیا ہے تو دو چار سطروں میں محدود ہو کر

© rasailojaraid.com